استفتاء

جناب مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کیا فرماتے ہیں علماءِ کرام ومفتیانِ عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

اگر کوئی شخص کسی مستحق زکوۃ کو زکوۃ کی نیت سے موبائل پر لوڈ کروادے یا ایسے ہی کسی مستحق زکوۃ کو رہنے کے لیے مکان دے دے اور اس کا کرایہ زکوۃ کی مد میں کاٹا جائے تو کیا اس سے زکوۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

مستفتی: عبد اللہ

بواسطہ عمار یاسر شاہ

الجواب باسم ملهم الصواب

واضح رہے کہ مستحق زکوۃ کو ایزی لوڈ کے ذریعے زکوۃ ادا کرنے سے زکوۃ ادا نہیں ہوتی، کیونکہ شرعاً زکوۃ ادا ہونے کیلئے ضروری ہے کہ فقیر کو "مال" کا مالک بنادیا جائے جبکہ ایزی لوڈ مال (عین یا منفعت مؤبدہ) نہیں ہے بلکہ درحقیقت یہ اُس استحقاق اور وقتی منفعت کی رسید ہے جو لوڈ کرانے یا اسکریچ کارڈ لینے والے کو اپنی ادا کردہ رقم کے عوض ایک محدود مدت کے لئے حاصل ہوتی ہے۔لہذا ایزی لوڈ یا مکان میں کچھ عرصہ رہنے کی اجازت کے ذریعے زکوۃ کی ادائیگی شرعاً درست نہیں ہے۔

الدر المختار مع رد المحتار: 57/2

(جزء مال) خرج المنفعة فلو أسكن فقيرا داره سنة ناويا لا يجزيه۔ و قال ابن عابدين رحمه الله قوله (فلو أسكن الخ) عزاه في البحر إلى الكشف الكبير وقال قبله والمال كما صرح به أهل الأصول ما يتمول ويدخر للحاجة وهو خاص بالأعيان فخرج به تمليك المنافع.

بدائع الصنائع: 480/5

وجه قولهما: أن المنافع ليست بأموال متقومة على أصل أصحابنا، ولهذا لم تكن مضمونة بالغصب والإتلاف، وإنما يثبت لها حكم التقوم في سائر العقود شرعا ضرورة.

البحر الرائق: 408/5

والمال كما صرح به أهل الأصول ما يتمول ويدخر للحاجة، وهو خاص بالأعيان فخرج تمليك المنافع قال في الكشف الكبير في بحث القدرة الميسرة: الزكاة لا تتأدى إلا بتمليك عين متقومة حتى لو أسكن الفقير داره سنة بنية الزكاة لا يجزئه؛ لأن

Scanned by CamScanner

المنفعة ليست بعين متقومة .اهـ. وهذا على إحدى الطريقتين، وأما على الأخرى من
أن المنفعة مال فهو عند الإطلاق منصرف إلى العين.

واللہ اعلم بالصواب

نعمان ضیاء غفر اللہ لہ

دار الافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد

16/ ربیع الاول 1439ھ بمطابق 05/دسمبر 2017ء

دستخط : مفتی **محمد ابراہیم** صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح
محمد ابراہیم
۱۷/۳/۳۹ھ

مفتی

دستخط : مفتی **طارق بشیر** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابو حنظلہ ... عفی عنہ
۱۸/۳/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دستخط : مفتی **احسن عزیز** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
... عفی عنہ
۱۷/۳/۱۴۳۹ھ

نائب مفتی

دستخط : مفتی **حماد اللہ نور** صاحب مدظلہم

الجواب صحیح
ابو الحسن حماد اللہ
۱۷/۳/۳۹ھ

نائب مفتی

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۹/۷
مورخہ ۲۰/۳/۳۹ م
دار الافتاء للامور الشرعیۃ والمالیۃ صادق آباد ضلع رحیم یار خان

نوٹ : ادارہ کسی بھی قانونی و غیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری سائل پر ہے۔
۲۔ خدمت بلا معاوضہ۔

- Ph No. 068-5702211
- 0300-0815084, 0344-3387879
- 0334-4903028, 0300-6795752
- E-mail: shariainbiz@gmail.com

Scanned by CamScanner